سمندر پار پاکستانیوں کی ترسیلاتِ زر میں 9 فیصد اضافہ، مارچ میں ریکارڈ 4 ارب 12 کروڑ ڈالر موصول

(نمائندہ خصوصی) 11 مارچ 2026ء کو شائع ہوا

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) 10 مارچ: سمندر پار پاکستانیوں کی جانب سے وطن بھیجی جانے والی ترسیلاتِ زر میں مالی سال 2025-26ء کے پہلے 8 ماہ کے دوران 9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مطابق یکم جولائی 2025ء سے 28 فروری 2026ء تک مجموعی ترسیلات 28 ارب 64 کروڑ ڈالر رہیں، جو گزشتہ برس اسی عرصے میں 26 ارب 31 کروڑ ڈالر تھیں۔ مارچ کے پہلے 10 دنوں میں 4 ارب 12 کروڑ ڈالر موصول ہوئے، جو روزانہ اوسطاً 41 کروڑ ڈالر بنتے ہیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد خٹک نے جمعرات کو اسلام آباد میں پریس بریفنگ کے دوران کہا کہ ترسیلات میں اضافہ صرف رقم کی آمد نہیں بلکہ اعتماد کا اشاریہ ہے۔ ان کے مطابق بینکنگ چینلز کے ذریعے بھیجی جانے والی رقوم میں 14 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ غیر رسمی راستوں پر انحصار کم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی بینک نے ایکسچینج کمپنیوں کے لائسنس کی تجدید کا عمل آسان بنایا اور 37 نئی کمپنیوں کو لائسنس جاری کیے، جس سے مسابقت بڑھی اور صارفین کو بہتر شرحِ تبادلہ ملا۔

سب سے زیادہ ترسیلات سعودی عرب سے آئیں، جو 6 ارب 38 کروڑ ڈالر رہیں۔ متحدہ عرب امارات سے 5 ارب 21 کروڑ ڈالر، برطانیہ سے 3 ارب 14 کروڑ ڈالر اور امریکہ سے 2 ارب 97 کروڑ ڈالر موصول ہوئے۔ یورپی یونین کے ممالک سے مجموعی طور پر 4 ارب 6 کروڑ ڈالر بھیجے گئے، جن میں جرمنی، اسپین اور اٹلی سرِفہرست رہے۔ ان ممالک میں مقیم پاکستانی کمیونٹیز کی تعداد اور روزگار کے مواقع میں بہتری کو ترسیلات میں اضافے کی بڑی وجہ قرار دیا گیا ہے۔

وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب نے اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے سمندر پار پاکستانیوں کے لیے ٹیکس ریٹرن کے طریقۂ کار کو آسان بنایا ہے اور ان کی جائیداد کے تحفظ کے لیے خصوصی ہیلپ لائن قائم کی گئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ترسیلات زر کو برآمدات کے برابر اہمیت دی جا رہی ہے، کیونکہ یہ زرِمبادلہ کا سب سے مستحکم ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ رواں مالی سال کے باقی مہینوں میں اس رفتار کو برقرار رکھنا ہدف ہے۔

تاہم ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ترسیلات میں اضافے کا بڑا حصہ خلیجی ممالک میں روزگار کے مواقع سے جڑا ہوا ہے، جہاں کسی بھی عالمی یا علاقائی بحران کا براہِ راست اثر پڑ سکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے مطابق اگر تیل کی قیمتیں 90 ڈالر فی بیرل سے نیچے آئیں تو خلیجی معیشتوں میں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار سست پڑ سکتی ہے، جس کا براہِ راست اثر ترسیلات پر ہوگا۔ اس لیے حکومت کو برآمدات اور ترسیلات دونوں پر یکساں توجہ دینی ہوگی۔

(جاری ہے، صفحہ 11 کالم 13 و تجزیہ، صفحہ 6)

(ہنگامی ہیلپ لائن کا نمبر 1166 ہے، صفحہ 4)

صفحہ ۱ کا باقی حصہ

ہوئی۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔